رسم ورواج کی پابندیوں کی وجہ سے والدین کا اولاد کی شادی میں تاخیر کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میری شادی کی عمر ہو چکی ہے لیکن میں شادی نہیں کر پا رہا کیونکہ آج کل شادیوں میں ضرورت سے زیادہ خرچ اور رسم ورواج کی پیروی عام ہو چکی ہے، میرے گھر والے چاہتے ہیں کہ میں بھی انہیں رسموں کو مان کر شادی کروں، لیکن میری خواہش ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق مسجد میں سادہ اور آسان طریقے سے نکاح کروں، میری اس بات سے میرے گھر والے متفق نہیں ہیں، وہ کہتے ہیں کہ پہلے بڑا گھر بناؤ اور مالی طور پر کامیاب ہو جاؤ، پھر شادی کرنا، اسلام میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ پہلے نکاح کرو، پھر اللہ تعالیٰ رزق عطا فرماتا ہے، میں فتنے سے بچنا چاہتا ہوں اور اب تک اپنی حفاظت کی ہے، لیکن میرے گھر والے اس بات کو سمجھ نہیں رہے، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر اسلامی نقطہ نظر سے رہنمائی فرمائیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نکاح اگر شریعت کے مطابق کیا جائے تو شرم وحیا کے حُصُول کے ساتھ ساتھ فراخ دستی اور خوشحالی کا سبب بھی ہے، جس کا ثبوت حدیث پاک سے ملتا ہے، نیز حدیث پاک کے مطابق آسان اور برکت والا نکاح وہ ہے، جس میں مشقت کم ہو یعنی حق مہر اور بقیہ اخراجات کم ہوں، مگر افسوس! فی زمانہ شادیوں میں محض ناموری کے لیے لاکھوں لاکھ روپے خرچ کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، مَعَاذَ اللہ لوگ اس کے لئے سُودی قرضہ لینے سے بھی نہیں شرماتے، لاکھوں روپے قرض لے کر شادی تو ہو جاتی ہے مگر دولہا بے چارہ سالہا سال قرض ہی اُتارتا رہتا ہے۔ اللہ پاک مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے۔

لیکن ساتھ ساتھ یہ بات بھی یاد رہے کہ !نکاح کے لیے عورت کے مہر و نان نفقہ (کھانے پینے، کپڑے اور رہائش دینے) وغیرہ پر قدرت ہونا بھی ضروری ہے (جس کی تفصیل بہار شریعت کے حصہ نمبر 8 میں دیکھی جا سکتی ہے)، یہی وجہ ہے کہ اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں اگر آپ مہر و نان نفقہ وغیرہ کی قدرت رکھتے ہیں، تو والدین کو پیار محبت اور حسن اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے عرض کریں اور ان سے مشورہ کر کے کہیں اچھا رشتہ تلاش کریں، پھر شادی کر لیں۔

یاد رہے! اس معاملے میں والدین سے غصہ ہونے یا ترش لہجے میں بات کرنے کی ہر گز اجازت نہیں ہے، شریعت مطہرہ نے تو والدین کے لئے اف تک کے الفاظ کہنے سے منع کیا ہے۔

نکاح رزق حلال میں برکت کا ایک بہترین وسیلہ ہے، چنانچہ جامع صغیر میں علامہ مولانا جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: "اِلْتَمِسُوا الرِّزْقَ بِالنِّكَاحِ" یعنی: نکاح (شادی) کے ذریعے رزق تلاش کرو۔

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے علامہ عبد الرؤوف مناوی علیہ الرحمہ (متوفی 1031ھ) فرماتے ہیں: "ای التزوج فانه جالب للبركة جار للرزق موسع اذا اصلحت النية" یعنی: جب اچھے مقصد کے لیے شادی کی جائے تو وہ نکاح برکت اور رزق میں وُسعَت کا سبب بنتا ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، جلد2، صفحہ 157، حدیث: 1567، مطبوعہ: مصر)

مصنف عبد الرزاق، المعجم الاوسط، صحیح ابن حبان وغیرہ کتب احادیث میں مروی ہے (اللفظ للاول) "أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال: خير النكاح أيسره" ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین نکاح وہ ہے جس میں زیادہ آسانی ہو۔ (مصنف عبد الرزاق، جلد6، صفحہ 178، حدیث: 10412، طبع: بیروت)

مسند احمد میں ہے "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: إن أعظم النكاح بركة أيسره مؤونة" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑی برکت والا وہ نکاح ہے جس میں بوجھ کم ہو۔ (مسند احمد، جلد41، صفحہ 75، حدیث: 24529، طبع: مؤسسۃ الرسالۃ)

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے مراٰۃ المناجیح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "یہ کلمہ نہایت جامع ہے یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو، اللہ کے توکل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے، ایسی شادی خانہ آبادی ہے، آج ہم حرام رسموں، بیہودہ رواجوں کی وجہ سے شادی کو خانہ بربادی بلکہ خانہائے بربادی بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس حدیث پاک پر عمل کی توفیق دے۔" (مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 11، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مہر و نان نفقہ پر قدرت کے حوالے سے در مختار میں ہے "(ويكون واجبا عند التوقان) فإن تيقن الزنا إلا به فرض نهاية وهذا إن ملك المهر والنفقة--- (و) يكون (سنة) مؤكدة في الأصح--- (حال الاعتدال) أي القدرة على وطء ومهر ونفقة--- (ومكروها لخوف الجور) فإن تيقنه حرم ذلك" ترجمہ: غلبہ شہوت کے وقت نکاح کرنا واجب ہے اور اگر نکاح کئے بغیر زنا میں پڑنے کا یقین ہو تو نکاح کرنا فرض ہے، نہایہ، اور یہ اس صورت میں ہے جب مہر و نفقہ پر قادر ہو، اور حالت اعتدال یعنی وطی، مہر اور نفقہ پر قادر ہونے

کی صورت میں نکاح کرنا اصح قول کے مطابق سنت مؤکدہ ہے اور ظلم میں پڑنے کا خوف ہو تو مکروہ ہے اور اگر اس کا یقین ہو تو حرام ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "(قولہ: وھذا إن ملك المهر والنفقة) هذا الشرط راجع إلى القسمين أعني الواجب والفرض"

ترجمہ: (مصنف کا قول: یہ اس صورت میں ہے جب مہر و نفقہ پر قادر ہو) یہ شرط دونوں قسموں یعنی واجب و فرض کی طرف راجع ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، ج4، ص72، 73، 74، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ (متوفی 1367ھ) فرماتے ہیں: "شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذاللہ اندیشۂ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یوہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اُٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذاللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح واجب ہے۔۔۔ اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کرسکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ 7، صفحہ5، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4451

تاریخ اجراء: 27 جمادی الاولی 1447ھ/19 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net